شفیق الرحمان کی کتاب ”حماقتیں“ کے چند جملے

یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب رُوفی کے دانت پر بجلی گری۔ رُوفی (جن کو بعد میں شیطان کا نام ملا) بجلی سے بہت ڈرتے تھے۔ جب بادل آتے تو وہ بستروں میں چھپتے پھرتے۔ سب کہتے کہ اگر بجلی کو گرنا ہے تو ضرور گرے گی۔ رُوفی جواب دیتے بے شک گرے، لیکن اس طرح کم از کم اسے مجھے ڈھونڈنا تو پڑے گا۔

ہوا یوں کہ بارش ابھی ابھی تھمی تھی۔ رُوفی صوفے کے پیچھے سے نکل کر دبے پاؤں برآمدے تک گئے۔ یہ دیکھنے کہ بادل چھنٹ گئے یا نہیں۔ اتنے میں زور سے بجلی کوندی اور ایک عظیم الشان دھماکا ہوا۔ جب وہ ہوش میں آئے تو ان کا ایک دانت ہل رہا تھا۔ انہوں نے آئینہ دیکھا تو دانت کا کچھ حصہ سیاہ نظر آیا۔ اگلے روز آس پاس میں مشہور ہو گیا کہ رات رُوفی میاں کے دانت پر بجلی گری ہے۔ وہ دو دن تک بستر پر پڑے رہے۔